|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 1444030100114

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں ان الفاظ سے دیں کہ تجھے طلاق ،طلاق،اب بیوی کا کہنا یہ ہے کہ اس نے مجھے تین طلاق دیں ہیں ،شوہر کا کہنا یہ ہے کہ میں نے دو طلاقیں دیں ہیں اور دونوں میں سے ہر ایک اپنی بات پر قسم اٹھانے کے لیے تیار ہیں نیز بعض لوگوں کا کہنا یہ ہے اس صورت میں شوہر پر تیسری طلاق دینا اور عورت پر تیسری طلاق لینا فرض ہوگیا ہے برائے مہربانی قرآن و سنت کی روشنی میں رہنمائی فرمائیں۔

مستفتی:مولانا یونس صاحب

استاد جامعہ مدنیہ شمالی ناظم آباد کراچی

03096573510

**الجواب حامدا ومصلیا**

صورتِ مسئولہ میں میاں اور بیوی کا طلاق کے عدد میں اختلاف ہے، بیوی تین طلاق کا دعوی کررہی ہے اور شوہر تین طلاق کا منکر ہے اور دو طلاق کا اقرار کررہا ہے، اس صورت میں بیوی پر دو طلاق رجعی تو یقینا واقع ہوگئیں ہیں۔

باقی مزید طلاق واقع ہونے یا نہ ہونے میں میاں بیوی کا اختلاف ہے،ایسے اختلاف کی صورت میں دونوں (میاں، بیوی)  پر لازم ہے کہ کسی مستند عالم ِدین یا مفتی کے پاس جاکر انہیں اپنے اس مسئلے کا  فیصل/ثالث مقرر کریں ، پھر بیوی اس کے سامنے اپنا دعویٰ پیش کرےاور ثالث اس سے اس کے دعوی پر دو گواہ طلب کرے، اگر وہ گواہ پیش کردے توبیوی پرتین طلاقیں واقع ہونے کا فیصلہ دے دے، اور اگر بیوی شرعی گواہ  پیش کرنے میں ناکام ہوجائے تو بیو ی کےمطالبہ پرشوہر(مدعی علیہ) پرقسم آئے گی،اگرشوہراس طرح قسم اٹھالیتا ہے کہ"میں قسم اٹھاکرکہتا ہوں کہ میں نے فلانۃ  بنتِ فلاں کو تین طلاق نہیں دی" توثالث تین طلاق واقع نہ ہونے کا فیصلہ کرے گا۔

تاہم اس صورت میں اگر فیصلہ شوہر کے حق میں آجائے اورشوہر دوطلاق کے بعد رجوع کرلیتا ہے تو اس صورت میں بھی اگر بیوی نے طلاق کے الفاظ خود اپنے کانوں سے سنے ہوں تو  بیوی کے لیے شوہر کو اپنے قریب آنے دینا جائز نہیں ہوگا، بلکہ یہ ضروری ہوگاکہ کسی طرح شوہر سے گواہوں کی موجودگی میں زبانی طلاق لے کر یا تحریری طلاق لے کر یا شوہرسے خلع کا معاملہ کرکےاپنے آپ کو شوہر کے نکاح سے آزاد کرالے۔

**اعلاء السنن میں ہے:**

"البینة علی المدعي و الیمین علی من أنکر  .... هذا الحدیث قاعدۃ کبیرۃ من قواعد الشرع."

**(ج15،ص350، کتاب الدعویٰ، ط؛ ادارۃ القرآن)**

**الفتاوى الهندية  میں ہے:**

"ويصح التحكيم فيما يملكان فعل ذلك بأنفسهما وهو حقوق العباد و لايصح فيما لايملكان فعل ذلك بأنفسهما، وهو حقوق الله تعالى حتى يجوز التحكيم في الأموال والطلاق والعتاق والنكاح والقصاص وتضمين السرقة."

**(ج3،ص397،الباب الرابع والعشرون فی التحکیم، ط؛ رشیدیہ)**

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

**فتاوی شامی میں ہے:**

"والمرأة كالقاضي إذا سمعته أو أخبرها عدل لا يحل له تمكينه. والفتوى على أنه ليس لها قتله، ولا تقتل نفسها بل تفدي نفسها بمال أو تهرب، كما أنه ليس له قتلها إذا حرمت عليه وكلما هرب ردته بالسحر. وفي البزازية عن الأوزجندي أنها ترفع الأمر للقاضي، فإنه حلف ولا بينة لها فالإثم عليه. اهـ. قلت: أي إذا لم تقدر على الفداء أو الهرب ولا على منعه عنها فلاينافي ما قبله."

**(ج3،ص251، باب الصریح، کتاب الطلاق، ط؛ سعید)**

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

1/3/1444ھ

28/9/2022ش